

۸۔ پولیویشن حاضر ہو

عبدالرب کاردار

پہلی بات : ایک شخص ہاتھ میں چھڑی تھامے اسے فضا میں لہراتا ہوا چلا جا رہا تھا۔ اچانک چھڑی ایک راہ گیر کی ناک سے ٹکرائی تو وہ آپے سے باہر ہو گیا اور اسے ڈانٹا۔ وہ شخص بجائے شرمندہ ہونے کے کہنے لگا، ”جناب! یہاں ہر شخص کو آزادی ہے کہ وہ اپنی چیزوں کو جس طرح چاہے استعمال کرے۔“ یہ سن کر راہ گیر نے کہا، ”تم سچ کہتے ہو مگر تمہاری آزادی وہاں ختم ہو جاتی ہے جہاں سے میری ناک شروع ہوتی ہے۔“ اس سے پتا چلا آزادی ہمیں یہ اجازت نہیں دیتی کہ ہم کسی کو تکلیف پہنچائیں۔ یہ جرم ہے۔ ہمارے سماج میں کئی لوگ دوسروں کو تکلیف پہنچاتے ہیں مگر قانون کی پکڑ میں نہیں آتے۔ پولیویشن (آلودگی) بھی ہمارے ملک کے لیے ایک خطرہ ہے۔ آلودگی بڑھانے والے اور اس کی روک تھام میں رکاوٹ بننے والے انسانیت کے مجرم ہیں۔ ذیل کا ڈراما اسی سماجی حقیقت کو پیش کرتا ہے۔

کردار	
۱۔ جج	۲۔ سرکاری وکیل
۳۔ کثافت میاں	۴۔ جمنا دیوی
۵۔ گنگا دیوی	۶۔ تاج محل
۷۔ اردلی	

(عدالت کا منظر)

اردلی : کثافت میاں ولد نجاست میاں حاضر ہو۔ (تین دفعہ آواز لگاتا ہے۔ کثافت میاں داخل ہوتے ہیں اور کٹہرے میں کھڑے ہو جاتے ہیں)

سرکاری وکیل : آپ کا نام؟

کثافت میاں : کثافت میاں عرف پولیویشن۔

سرکاری وکیل : والدہ کا نام؟

کثافت میاں : آلودگی خانم

سرکاری وکیل : کثافت میاں، آپ تو اسم با مسٹی ہیں۔ (جج سے مخاطب ہو کر) می لارڈ! اپنے نام کی مناسبت سے یہ ساری دنیا میں کثافت (آلودگی) پھیلا رہے ہیں۔ یہ کام انھیں وراثت میں ملا ہے۔ کھیت کھلیان، زمین آسمان، ندیاں سمندر، جنگل اور پہاڑ کثافت میاں عرف پولیویشن نے ہر جگہ کو آلودہ کر رکھا ہے۔

کثافت میاں : حضور! اس میں میرا قصور کم ہے، آپ لوگ اس کے زیادہ ذمہ دار ہیں۔

سرکاری وکیل : می لارڈ! کثافت میاں خود کو قانون کے پھندے سے بچانے کے لیے دوسروں کو پھانسنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان کے جرائم کے کئی چشم دید گواہ ہیں۔ اجازت ہو تو انھیں عدالت میں پیش کیا جائے۔

جج : اجازت ہے۔

سرکاری وکیل : جمنادیوی کو پیش کیا جائے۔

اردلی : جمنادیوی بنت کوہ ہمالیہ حاضر ہو! (جمنادیوی داخل ہوتی ہیں اور کٹہرے میں کھڑی ہو جاتی ہیں)

سرکاری وکیل : محترمہ جمنادیوی! آپ کو کثافت میاں کے خلاف کچھ کہنا ہے؟

جمنادیوی : مجھے کچھ نہیں، بہت کچھ کہنا ہے اس مکار کے خلاف۔ یہ ڈھونگی ہے، فریبی ہے، قاتل ہے۔ نہ جانے کتنوں کی زندگیاں برباد کی ہیں اس نے۔

جج : محترمہ! یہاں جذبات نہیں چلتے، عدالت کو ثبوت درکار ہیں۔

جمنادیوی : جج صاحب! اس کے خلاف سیکڑوں ثبوت ہیں میرے پاس۔ سب سے بڑا ثبوت تو میں خود ہوں۔

جج : تم کیا کہنا چاہتی ہو؟

جمنادیوی : جج صاحب! آپ جانتے ہیں میرے والد کوہ ہمالیہ ہیں اور ماں کا نام گنگوتری ہے۔ قدرت نے مجھے لا جواب رنگ و روپ عطا کیا تھا۔ جنھوں نے ہمالیہ کے دامن میں میرا بچپن دیکھا ہے، وہ جانتے ہیں میں کس قدر صاف و شفاف اور خوب صورت ہوا کرتی تھی۔ لیکن آج دیکھیے کیا حالت ہو گئی ہے میری (رونے لگتی ہے) یہی حال میری بہن گنگا کا ہوا۔ نہ صرف میرے والد والدہ بلکہ اس پولیوشن نے ہمارے سارے خاندان کو تباہ و برباد کر ڈالا۔ کس قدر نقصان پہنچایا ہے اس نے... میں بیان نہیں کر سکتی۔ (روتی ہوئی چلی جاتی ہے)

جج : اگلا گواہ؟

سرکاری وکیل : میری دوسری گواہ ہے گنگا دیوی۔

اردلی : گنگا دیوی بنت کوہ ہمالیہ حاضر ہو! (گنگا دیوی داخل ہوتی ہے۔ اچانک کثافت میاں پر اس کی نظر پڑتی ہے۔ وہ غصے میں اسے مارنے دوڑتی ہے)

گنگا دیوی : تو... منحوس پولیوشن... کالی صورت والے! میں آج تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گی!

جج : آرڈر... آرڈر! محترمہ گنگا دیوی اپنے آپ کو سنبھالیے۔ یہ عدالت ہے۔ آپ عدالت کی توہین کر رہی ہیں۔ جو کچھ کہنا ہے عدالت کے کٹہرے میں آ کر کہیے۔

گنگا دیوی : ٹھیک ہے، حضور! میں معافی چاہتی ہوں۔ (کٹہرے میں کھڑی ہو جاتی ہے)

سرکاری وکیل : ہاں تو گنگا دیوی! ملزم پولیوشن کے خلاف تمہیں کچھ کہنا ہے؟

گنگا دیوی : جی ہاں! میں پہلی بار اپنے ماں باپ سے جدا ہو کر ہر دوار سے کلکتہ جا رہی تھی۔ راستے میں مجھے یہ مل گیا۔ کہنے لگا مجھے بھی ساتھ لے چلو۔ میں بھولی بھالی، اس کی باتوں میں آ گئی۔ اس کا ساتھ میرے لیے مصیبت بن گیا۔ ہر شہر میں اس کے درجنوں ملنے والے آنے لگے۔ جو آتا وہ کوئی سوغات ضرور لاتا۔ کوڑا کرکٹ، گندگی، تیزاب، کیڑے مار دوائیں، پولی تھین کی تھیلیاں... ہر چیز آلودگی بڑھانے والی۔ میرا رنگ روپ بگڑ گیا، جینا مشکل ہو گیا۔ میں رحم کی بھیک مانگتی رہی مگر میری مدد کو کوئی نہ آیا۔ جج صاحب! میں تو یہی کہوں گی کہ اسے سخت سے سخت سزا دی جائے۔

جج : وکیل صاحب! کوئی اور گواہ؟

سرکاری وکیل : میرا تیسرا گواہ ہے تاج محل ولد آگرہ۔

اردلی : تاج محل ولد آگرہ حاضر ہو! (تاج محل عدالت میں آ کر کٹہرے میں کھڑا ہو جاتا ہے)

سرکاری وکیل : ہاں تو جناب تاج محل! کثافت میاں عرف پولیوشن سے تمہیں کیا شکایت ہے؟

تاج محل : مجھے اس سے سب سے بڑی شکایت یہ ہے حضور! یہ ناچیز جس کا شمار عجائباتِ عالم میں کیا جاتا ہے، جس کے دیدار کی چاہت میں ساری دنیا سے لوگ جوق در جوق ہندوستان چلے آتے ہیں۔ اس ناہنجار کثافت میاں عرف پولیوشن کے سبب میری زندگی خطرے میں پڑ گئی ہے۔

جج : عدالت جاننا چاہتی ہے اس نے تمہیں کیا نقصان پہنچایا۔

تاج محل : اسی کثافت میاں کی وجہ سے میں پولیوشن کا شکار ہو گیا ہوں۔ متھرا ریفائٹری اور اپنٹ کی بھٹیوں سے نکلنے والے دھوئیں نے فضا کو جس بری طرح آلودہ کیا ہے، اس میں میری رنگت پیلی پڑتی جا رہی ہے۔ میرے مرمروں بدن کو جیسے کینسر نے جکڑ لیا ہے۔ اگر اس موذی مرض کا علاج نہ کیا گیا، اس دھوئیں کے طوفان سے مجھے نہ بچایا گیا تو وہ دن دور نہیں جب لوگ مجھے 'سیاہ تاج' کہیں گے۔ کثافت کو سخت سے سخت سزا دی جائے۔ بس مجھے یہی کہنا ہے۔

جج : کوئی اور گواہ؟

سرکاری وکیل : می لارڈ! اگر میں اسی طرح گواہوں کو پیش کرتا رہوں تو پورا ملک کثافت میاں عرف پولیوشن کے خلاف گواہی دینے یہاں کھڑا ہوگا۔ میری درخواست ہے کہ ان گواہوں کے بیانات ہی پر اس مقدمے کا فیصلہ کر دیا جائے۔

جج : کثافت میاں! تمہیں اپنی صفائی میں کچھ کہنا ہے؟

کثافت میاں : صفائی سے تو میرا دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ میں کیا کہوں، مجھے اپنے گناہوں کا اقرار ہے۔

جج : ٹھیک ہے۔ تمام گواہوں کے بیانات اور ملزم کے اقبالِ جرم کے بعد عدالت اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ کثافت میاں عرف پولیوشن کو جلا وطنی کی سزا دی جائے۔

کثافت میاں : ہا۔ ہا۔۔۔ (زوردار تہقہہ لگاتا ہے) جج صاحب! آپ مجھے جلا وطن کریں یا اس سے بھی بڑی کوئی سزا دیں، آپ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

جج : یاد رکھو! تم عدالت میں ہو۔ تم پر توہینِ عدالت کا مقدمہ چل سکتا ہے۔

کثافت میاں : آپ مجھ پر کتنے ہی مقدمات چلا لیجیے۔ اصل مجرم تو اب بھی آپ کی گرفت سے باہر ہے۔

جج : کون ہے اصل مجرم؟

کثافت میاں : جج صاحب! پولیوشن کی ذمہ دار وہ بے شمار فیکٹریاں ہیں جو فضاؤں میں دھواں اُگل رہی ہیں اور دریاؤں میں کیمیائی مادے اُنڈیل رہی ہیں۔ ذمہ دار وہ عام لوگ بھی ہیں جو ہر طرف کوڑا کرکٹ پھینک رہے ہیں، دریاؤں کو آلودہ کر رہے ہیں، درختوں کو کاٹ رہے ہیں۔ ان سب کے لیے قوانین موجود ہیں۔ یہ لوگ قوانین سے کھلواڑ کر رہے ہیں۔ ان تمام لوگوں کو عدالت میں کھڑا کیجیے۔

جج : کثافت میاں عرف پولیوٹن! عدالت تمھارے بیان پر ان تمام لوگوں کو آلودگی کا ذمہ دار قرار دیتی ہے اور ان سب پر فرد جرم عائد کرنے کا حکم دیتی ہے۔ اور تمھاری سزایہ ہے کہ تمھارا سوشل بائیکاٹ کیا جائے۔ پولیوٹن نہ صرف ہمارے ملک بلکہ پوری دنیا کے لیے ایک زبردست خطرہ ہے۔ اس لیے عدالت حکومت اور فلاحی اداروں سے اپیل کرتی ہے کہ اس کے متعلق عوامی سطح پر بیداری پیدا کرنے کی سب مل کر کوشش کریں۔



(پردہ گرتا ہے)

معنی و اشارات

Daughter	بنت	- بیٹی	Impurity	میل	- کثافت
Insult, contempt	توہین	- بے عزتی	Orderly	اطلاع دینے والا سپاہی	- اردلی
Rude, wicked	ناہنجار	- نالائق، بدچلن	Filth, dirt	گندگی	- نجاست
Gift	سوغات	- تحفہ	Pollution	گندگی	- آلودگی
Teaser, tormenter	موزی	- تکلیف پہنچانے والا	Aptly named,	نام کی طرح	- اسم باسٹی
Exiled	جلاوطن	- وطن سے نکالا ہوا	name fully denoting the		
Atmosphere	فضا	- ہوا	qualities of the named person		
			Eye witness	دیکھا ہوا	- چشم دید

مشق

ڈرامے کے کردار

’لا‘ اور ’با‘ سابقوں کا استعمال کر کے نئے لفظ بنائیے۔ مثلاً لا + جواب = لا جواب

با	لا
.....	

- ❖ ذخیرہ الفاظ سے متضاد لفظ کی جوڑی پہچان کر خالی چوکون میں لکھیے۔
- ❖ کثافت (پولیوٹن) کے بارے میں اپنی رائے دیجیے۔
- ❖ ’پولیوٹن کے ذمہ دار‘ اس عنوان پر دس جملے لکھیے۔
- ❖ جج کی اپیل کو اپنے الفاظ میں لکھیے۔
- ❖ ہدایت کے مطابق عمل کیجیے۔
- ❖ جمنادیوی سے مراد -
- ❖ گنگادیوی سے مراد -
- ❖ بات میں زور اور اثر پیدا کرنے کے لیے اکثر دو ایسے الفاظ کا استعمال کیا جاتا ہے جن کے معنی اکثر ایک جیسے ہوتے ہیں۔ ایسے الفاظ ’متضاد‘ کہلاتے ہیں۔ مثال - صاف و شفاف۔ ایسے متضاد کی تین مثالیں لکھیے۔
- ❖ قاتل (فاعل) اس سے اسم مفعول بنائیے۔
- ❖ فریب (اسم) تو دھوکا دینے والا -
- ❖ ڈھونگ کا فاعل بنائیے -
- ❖ مرض اسم سے صفت بنائیے -